International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 219 - 244

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

سنن ترمذی میں محمد بن عیسیٰ ترمذی کے سؤالات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Muhammad Bin Isa Tirmidhi's Questions in Sunan Tirmidi

Dr. Riffat Awais *

Vice Principal, Government Associate College, Sangalhill

Hafsah Arif **

PhD Scholar Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad.

Dr. Humayun Abbas Shams ***

Dean Faculty of Islamic and Oriental Lerning , Govt. College University Faisalabad.

Abstract

A question is a sentence or statement that seeks clarification or more specific information. In Ḥadīth studies, it involves a student asking their sheik about the narrators of Ḥadīth or any defects in the text. When Muhaddithīn faced difficulties in understanding the meaning of a Ḥadīth, its narrators, criticisms, validations, or text defects, they would consult their teachers for complete information. This tradition of questioning is ancient. During the prophetic era, the Companions (Ṣaḥāba) used to seek help from Prophet Muhammad (peace be upon him) to understand the Qur'an or solving issues arising in various aspects of life. After the Prophet (peace be upon him), if any companion faced an issue, they would ask other Companions (Ṣaḥāba(or Prophet's wives. They were very careful in accepting Ḥadīth narratives and would inquire from others when a Ḥadīth was narrated in front of them them, they would inquire about it from other companions . This tradition continued among the Tabi'in & Tabe Tabi'in, becoming an established practice. By the era

CC BY

of the Tabi'in, this practice (of questioning) had formally developed into an art. Muhaddithīn mentioned questions and their answers related to Hadith in their books. The nature of these questions could vary, such as questions related to the names of narrators, defects in the Hadith, the authenticity of the Hadith, historical questions, questions about any jurisprudential issue present in the Hadith, etc. As Abu Isa Muhammad bin Isa Tirmidhi, a well-known scholar of the 2nd century Hijri recorded the responses of his teachers in his compilation "Sunan Tirmidhi". Hence, in this article, the questions in the Sunan Tirmidhi will be examined along with the views of other scholars regarding them.

Keywords: Ḥadīth, Muhaddithīn, Sunan Tirmidhi, Muhammad bin Isa Tirmidhi, Ḥadīth Questions

تعارف موضوع

سؤال کا معنی "پوچھنا، معلوم کرنا، دریافت کرنا" ہے۔[1] جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد ایسا جملہ یا اظہار ہوتا ہے جو کسی خاص معلومات یا جواب حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد معلومات حاصل کرنا، وضاحت طلب کرنا ہوتا ہے۔ علم حدیث میں اس سے مراد یہ ہے کہ شاگرد اپنے شیخ (استاد) سے رجال حدیث یا اس کے متن میں موجود کسی علت کے بارے سؤال کرتا ہے۔[2] یعنی ائمہ محدثین کو اگر کسی حدیث کے مفہوم کو سمجھنے، اس کے رواۃ کے احوال، جرح و تعدیل یا متن حدیث کی علت معلوم کرنے میں مشکل پیش آتی تو وہ اپنے شیوخِ حدیث کی طرف رجوع کرتے تاکہ وہ انہیں مکمل معلومات فراہم کر سکیں۔

سؤالات کی روایت بہت قدیم ہے۔ عہدِ نبوی میں اگر صحابہ کرامؓ کو قرآن کے مفہوم کو سمجھنے یا دیگر معاملاتِ زندگی میں پیش آید مسائل کو حل کرنے میں اشکال پیدا ہوتا تو وہ فوراً نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ یہی نہیں نبی کریم ﷺ کے بعد بھی کسی صحابی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ دوسرے صحابہ کرامؓ سے یا پھر امہات المؤمنینؓ سے دریافت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ قبولِ روایت میں بھی بہت احتیاط برتتے اور جب ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ بیان کی جاتی تو وہ صحابہ سے اس سے متعلق دریافت کرتے۔ اس کی بے شمار مثالیں کتبِ احادیث میں ملتی ہیں، اس کی ایک مثال ذیل میں درج ہے:

حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَالَ كَعْبٌ، لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «نَعَمْ»[3]

حضرت ابوہریرہؓ نے کعبؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہوتی ہے جس کو وہ مانگ لیتا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں ان شاء اللہ اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لیے محفوظ رکھوں گا، کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی تھی؟ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "ہاں"۔

صحابہ کرامؓ کی طرح تابعین اور تبع تابعین کے ہاں بھی یہ روایت بر قرار رہی۔ یہاں تک کہ عہدِ تابعین میں یہ (سؤالات) با قاعدہ ایک فن کی صورت اختیار کر گیا۔ محدثین نے اپنی کتبِ احادیث میں جہاں احادیث ذکر کی ہیں تو ساتھ ساتھ اس سے متعلق سوال اور ان کا جواب بھی نقل کیا ہے۔ ان سؤالات کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے جیسے اسماء الرجال سے متعلق سؤالات، عللِ حدیث سے متعلق سؤالات، حدیث کی صحت سے متعلق سؤالات، تاریخ سے متعلق سؤالات، حدیث میں موجود کسی فقہی مسئلہ سے متعلق سؤالات وغیرہ۔ دوسری صدی ہجری میں ائمہ محدثین نے باقاعدہ علمِ حدیث سے متعلق سؤالات پر کتب بھی تحریر کیں۔ ان میں سؤالات ابن محرز ليحيى بن معين، سؤالات ابی اسحاق ابراهيم بن الجنيد للامام يحيى بن معين فی الجرح و التعديل و علل الحديث، سؤالات عثمان بن محمد بن ابی شيبه للامام على بن المدينى، سؤالات ابی عبدالرحمن السلمى للامام الدارقطنى فى الجرح والتعديل و علل الحديث، سؤالات ابی بكر البرقانى للامام ابی الحسن الدارقطنى فى الجرح والتعديل و علل الحديث، سؤالات ابی عبدالله الحاكم النيسابورى للامام ابی الحسن الدارقطنى فى الجرح والتعديل، وغیرہ شامل ہیں۔

ان میں سے ہی ایک عظیم المرتبت محدث ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی ہیں جن کا شمار دوسری صدی ہجری کے کبار محدثین میں

ہوتا ہے۔ آپؒ نے اپنی سنن ترمذی میں اپنے چار شیوخ(۴) یعنی امام محمد بن اسماعیل بخاری، ابوزرعہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو مصعب مدینی سے سوالات کیے۔ ان شیوخ سے کیے جانے والے سوالات ۳ قسم کے ہیں یعنی حدیث کی سند سے متعلق سوالات، حدیث کی صحت سے متعلق سوالات اور اسماء الرجال سے متعلق سوالات، اس میں سب سے زیادہ سوالات امام بخاری سے کیے گئے ہیں جو تعداد میں ۴۳ ہیں۔ اس عنوان کے تحت ذیل میں امام ترمذی کے سوالات اور ائمہ کے جوابات سے متعلق دیگر ائمہ محدثین کی آراء کو نقل کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں امام ترمذی کی سنن میں مذکور سؤالات کا تجزیہ ، اور دیگر ائمہ کا ان سے متعلق مؤقف بھی بیان کیا جائے گا۔

➢ اسناد سے متعلق سوالات

1. **حدیث نمبر۵:**

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ،وَهَنَّادٌ،........عَنْهُمَا جَمِيعًا۔

سؤال:

رَوَى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ،عَنْ قَتَادَةَ،فَقَالَ سَعِيدٌ:عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ،عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،وَقَالَ هِشَامٌ:عَنْ قَتَادَةَ،عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،وَرَوَاهُ شُعْبَةُ،وَمَعْمَرٌ،عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ،فَقَالَ شُعْبَةُ:عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،وَقَالَ مَعْمَرٌ:عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ،عَنْ أَبِيهِ:سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا،فَقَالَ:يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ قَتَادَةُ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا۔

مؤقف دیگر ائمہ

i. مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق سعد بن ناصر نے اس کی سند کو ان الفاظ میں مضطرب قرار دیا: مضطرب رواه قتادة معنعًا وهو مدلس[4]

ii. شعیب الارنؤوط نے قاسم شیبانی کے علاوہ تمام راویوں کو ثقہ قرار دیتے ہوئے یوں لکھا: رجاله ثقات رجال الشيخين،غير القاسم الشيباني،وهو ابن عوف،فمن رجال مسلم والنسائي وابن ماجه، وهو ممن يعتبر به،وذكرنا اختلاف الرواة فيه على قتادة في الرواية(١٩٢٨٦) أسباط:هو ابن محمد،وعبد الوهّاب:هو ابنُ عطاء الخفّاف،وسماعُهما من سعيدوهو ابن أبي عَروبةقبل الاختلاط.قتادة:هو ابن دِعامة السَّدوسي[5]

iii. علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا۔[6]

iv. حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو حسن قرار دیا۔[7]

v. ابو احمد جرجانی الکامل فی الضعفاء الرجال میں لکھتے ہیں: وأَبُو مَعْشَر هذا لَهُ من الحديث غير ما ذكرت وقد حدث عَنْهُ الثَّوْرِيّ وهشيم والليث بْن سعد وغيرهم من الثقات، وَهو مع ضعفه يكتب حديثه[8]

2. **حدیث نمبر۱۷:**

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، وَقُتَيْبَةُ،قَالَا:حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،عَنْ إِسْرَائِيلَ،عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ،عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،قَالَ:خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ،فَقَالَ:«الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ»،قَالَ:فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ،فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ،وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ،وَقَالَ:«إِنَّهَا رِكْسٌ»،........... وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ۔

سوال:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَصَحُّ؟ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا، فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ

موقف دیگر ائمہ

i. مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق سعد بن ناصر نے اس کی سند کو منقطع قرار دیتے ہوئے کہا: منقطع؛ أبو عبيدة لم يسمع عن أبيه عبد الله[9]

ii. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح، جب کہ اس کی سند منقطع قرار دیا ہے: صحيح،وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه،أبو عبيدة –وهو ابن عبد الله بن مسعود،لم يسمع من أبيه،وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين.وكيع:هو ابن الجراح الرؤاسي،وإسرائيل:هوابن يونس بن أبي إسحاق،وأبو إسحاق:هو عمرو بن عبد الله السبيعي[10]

3. **حدیث نمبر۲۴۸:**

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،قَالَ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ:{غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ}[الفاتحة: 7]،فَقَالَ: «آمِينَ»، ....رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

سوال:

وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،فَقَالَ:«حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هَذَا أَصَحُّ»،قَالَ: وَرَوَى العَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الأَسَدِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ

مؤقف دیگر ائمہ

i. مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق سعد بن ناصر نے اس سند کو منقطع قرار دیا ہے:منقطع، عبد الجبار لم يسمع من أبيه[11]

ii. شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح قرار دینے کے ساتھ ساتھ بتایا کہ اسکو روایت کرنے شعبہ سے خطا ہوئی:
حديث صحيح دون قوله: وأخفى بها صوته، فقد أخطأ فيها شعبة كماسلف بيان ذلك في الرواية السالفة برقم (١٨٨٤٣) اور دوسرے مقام پر حدیث کو صحیح لیکن اس کی سند کو اس میں انقطاع کی وجہ سے ضعیف قرار دیا:حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه، عبد الجبار لم يسمع من أبيه، وزهير وهو ابن معاوية الجعفي -وإن كان سمع من أبي إسحاق، وهو عمرو بن عبد الله السَّبيعي بعد الاختلاط- قد توبع، وبقية رجاله ثقات۔[12]

iii. علامہ البانی نے اسے ضعیف سنن النسائی میں ذکر کیا لیکن اسے صحیح بھی قرار دیا۔[13]

4. **حدیث نمبر ۴۹۴،۴۹۵:**

عَنْ سَالِمٍ،عَنْ أَبِيهِ،بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ،فَقَالَ:أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟فَقَالَ:مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ،قَالَ: وَالوُضُوءُ أَيْضًا،وَقَدْ عَلِمْتَ:«أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالغُسْلِ»حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ..........عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ هَذَا الحَدِيثِ -

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا، فَقَالَ: «الصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ» قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ هَذَا الحَدِيثِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔[14]

ii. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[15]

iii. علامہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس حدیث کے اکثر راوی مؤطا کے رواۃ ہیں اور امام مالک سے یہ حدیث مرسل ہے:هكذا رواهُ أكثرُ رُواةِ الموطَّأ،عن مالكٍ مُرسلًا، عن ابن شِهاب، عن سالم. لم يقولُوا: عن أبيه[16]

5. **حدیث نمبر ۵۵۰:**

عَنْ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،قَالَ:«صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا،فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ»........... وَرَآهُ حَسَنًا "

سؤال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ،إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ،وَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الغِفَارِيِّ وَرَآهُ حَسَنًا "

موٴقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو ابی بسرہ کی لاعلمی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا: إسناده ضعيف لجهالة أبي بسرة -وهو الغفاري- فقد تفرد بالرواية عنه صفوان بن سليم۔ نیز انہوں نے ابی بسرہ کے بارے کہا: أبو سبرة، وهو خطأ۔[17]

ii. علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا۔[18]

iii. عبد القادر الارنؤوط نے کہا کہ ابن حبان اور عجلی کے علاوہ کسی نے ابی بسرہ کو ثقہ قرار نہیں دیا۔[19]

iv. ابن حبان نے اپنی کتاب "الثقات" میں ابی بسرہ کا ذکر کیا۔ اسی طرح عجلی نے بھی تابعی ثقہ کہا۔[20]

6. **حدیث نمبر ۶۱۴:**

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،قَالَ:قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«أُعِيذُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ،.......... وَاسْتَغْرَبَهُ جِدًّا "

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَاسْتَغْرَبَهُ جِدًّا

موٴقف دیگر ائمہ

i. یہ حدیث عبد اللہ بن موسی کی سند کے ساتھ صرف سنن ترمذی میں مروی ہے۔ باقی تمام کتب احادیث میں دیگر اسانید کے ساتھ مروی ہے۔

ii. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کی سند کو صحیح اور عاصم عدوی کے علاوہ تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا۔[21]

iii. علامہ البانی کے نزدیک اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔[22]

iv. علامہ ذہبی اس سند پر سکوت اختیار کیا اور امام حاکم نے حضرت جابر کی سند کے ساتھ اسے صحیح الاسناد قرار دیا[23]

7. **حدیث نمبر ۶۲۰:**

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:"قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.......رُوِيَ عَنْهُمَا جَمِيعًا»

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا:عَنْ هَذَا الحَدِيثِ؟ فَقَالَ:«كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ رُوِيَ عَنْهُمَا جَمِيعًا

موٴقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اسے قرار دیا نیز ابو عوانہ کا نام الوضاح بن عبد اللہ الیشکري بتایا اور یہ کہ ابی اسحاق کے بعد روایت میں تغیر پایا گیا: صحيح، أبو عوانة- وهو الوضاح بنُ عبد الله اليشكري-وإن روى عن أبي

إسحاق بعدَ تغيره، لكن قد تابعه غيرُ واحد، منهم سفيان الثوري وهو ممن روى عن أبي إسحاق قبل تغيره[24]

ii. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[25]

iii. علامہ بغوی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔[26]

8. **حدیث نمبر ۸۶۶:**

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«مَنْ طَافَ بِالبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» ....عَبَّاسٍ قَوْلُهُ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: «إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. سعد بن ناصر نے صحیح قرار دیا۔[27]

ii. علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا۔[28]

9. **حدیث نمبر ۹۷۹:**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:«مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ» .... هَذَا الوَجْهِ

سوال:

سَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،وَقُلْتُ لَهُ: مَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ العَلَاءِ؟فَقَالَ:«هُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ»،وَإِنَّمَا أَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الوَجْهِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[29]

ii. لطائف المعارف کے محقق عامر بن علی یاسین نے ابْنُ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ کے طرق سے مروی حدیث کو قوی قرار دیا ہے اور العلاء کو ثقہ قرار دیا۔[30]

10. **حدیث نمبر ۱۱۷۷:**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ،عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ،إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي البَتَّةَ،فَقَالَ:«مَا أَرَدْتَ بِهَا؟»قُلْتُ: وَاحِدَةً، قَالَ:«وَاللَّهِ؟»..........نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ:«فِيهِ اضْطِرَابٌ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس روایت کی سند کو ضعیف قرار دیا اور ضعف کی وجہ زبیر بن سعید ہاشمی کا ضعف بتایا ہے۔اور یہ کہ عبداللہ بن علی بن یزید نے ہی صرف زبیر بن سعید سے یہ روایت نقل کی ہے۔ابن حبان

کے علاوہ کسی نے انہیں ثقہ قرار نہیں دیا۔ علامہ عقیلی نے بھی اس کی سند کو مضطرب قرار دیا۔[31]

ii. علامہ ابن حجر نے اس حدیث کو "لین الحدیث" قرار دیا۔ یعنی اس روایت کے بیان کرنے میں راوی سے کچھ کمی رہ گئی۔ (راوی روایت کرنے میں پختہ نہیں)[32]

iii. علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔[33]

11. **حدیث نمبر ۱۴۶۱:**

عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ» ---------- غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الغَالِّ، فَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: إِنَّمَا رَوَى هَذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، وَهُوَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الغَالِّ، فَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ

موقف دیگر ائمہ

i. حسین سلیم اسد نے اس روایت کو صالح بن محمد بن زائدہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف قرار دیا[34]

ii. شعیب الارنؤوط اور علامہ البانی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا[35]

12. **حدیث نمبر ۱۵۸۱:**

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ» --------- الحَدِيثَ مَرْفُوعًا

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ حَدِيثِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ»، فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ هَذَا الحَدِيثَ مَرْفُوعًا

موقف دیگر ائمہ

i. امام بخاری سے پوچھی گئی سند والی روایت نہیں ملتی۔ لیکن حضرت علیؓ کی سند کے ساتھ جو حدیث مروی ہے اس میں ابی اسحاق کے بعد عمارہ بن عمیر کی بجائے ہبیرۃ کی سند کے ساتھ منقول ہے۔ اور سوید کی بجائے وکیع بن سفیان کی سند کے ساتھ مروی ہے۔ اس سند کو سعد بن ناصر نے حسن کہا۔[36]

13. **حدیث نمبر ۱۵۹۷:**

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ، تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ»، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْنَا، --------- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ لِأُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ غَيْرَ هَذَا الحَدِيثِ، وَأُمَيْمَةُ امْرَأَةٌ أُخْرَى لَهَا حَدِيثٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

موقف دیگر ائمہ

i. یہ حدیث الفاظ کے قدرے فرق کے ساتھ امیمہ بنت رقیقہ کی سند کے ساتھ سنن سعید بن منصور اور مسند احمد میں مروی ہے۔[37]

ii. سعد بن عبد اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔[38]

iii. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو صحیح اور امیمہ بنت رقیقہ کے علاوہ تمام رواۃ کو ثقہ قرار دیا۔[39]

14. **حدیث نمبر ۱۶۰۸:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ:مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِي، وَوَلَدِي،قَالَتْ: فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي؟فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:«لَا نُورَثُ»،وَلَكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُولُهُ،--------------- حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: «لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ» وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ،عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

موقف دیگر ائمہ

i. یہ حدیث عفان۔ حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو اور ابن ابی سلمہ کی سند کے ساتھ مسند احمد میں مروی ہے۔ اس حدیث کو شعیب الارنؤوط نے صحیح لغیرہ قرار دیتے ہوئے کہا:حديث صحيح لغيره، وأبو سلمة -وهو ابنُ عبد الرحمن بن عوف- لم يدرك أبا بكر[40]

ii. امام بخاری نے جس سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے وہ مسند احمد میں الفاظ کے قدرے فرق اور مختصر بیان ہوئی ہے۔ جس کی سند کو شعیب الارنؤوط نے حسن قرار دی ہے اور کہا: إسناده حسن. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص حديثه ينحط عن رتبة الصحيح، وأبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف۔[41]

iii. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[42]

15. **حدیث نمبر ۱۶۷۹:**

عَنْ جَابِرٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ»:---------- عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ،إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍوقَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ» قَالَ مُحَمَّدٌ: «وَالحَدِيثُ هُوَ هَذَا».: وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ، وَعَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ، وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوفِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ

موقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا اور ضعف کی وجہ شریک کا سوء حفظ بتایا ہے: إسناده ضعيف، شريك —
وهو ابن عبد الله النخعي– سيئ الحفظ، وأبو الزبير –واسمه محمَّد بن مسلم بن تدرس– مدلس وقد عنعن[43]

ii. علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔[44]

16. **حدیث نمبر ۱۸۰۱:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ البَرَكَةُ» --------------- مِنْ حَدِيثِهِ»

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: «هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. مسند احمد میں ابو ہریرہ سے قبل راوی کا نام نہیں ذکر کیا گیا۔ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح لیکن اس کی سند میں حضرت ابو ہریرہ سے قبل راوی میں ابہام کی وجہ سے ضعیف کہا۔[45]

ii. صحیح مسلم میں یہ روایت سہیل بن ابی صالح کی سے قبل مختلف سند کے ساتھ مروی ہے۔[46]

iii. علامہ البانی نے صحیح قرار دیا۔[47]

17. **حدیث نمبر ۱۸۴۱:**

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَرِّبِيهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ------ مُقَارِبُ الحَدِيثِ

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ قَالَ: لَا أَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ، فَقُلْتُ: أَبُو حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيهِ، وَهُوَ عِنْدِي مُقَارِبُ الحَدِيثِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا۔[48]

18. **حدیث نمبر ۱۸۸۶:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ---------------- وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

سؤال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَبْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا، فَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، وَالقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ، رِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ، وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَآهُ، وَهُمَا أَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس سند کو ضعیف قرار دیا اور ضعف کی وجہ یہ بیان کی: إسناده ضعيف لضعف سعيد بن محمد الورّاق ورشدين بن كريب، وعندهما مناكير[49]

ii. علامہ البانی نے بھی اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔[50]

19. **حدیث نمبر۲۰۳۵:**

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ:جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ"---------------- خَمْسِينَ دِينَارًا»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَلَمْ يَعْرِفْهُ -

مؤقف دیگر ائمہ

i. امام حاتم نے اس حدیث کی سند کو موضوع قرار دیا ہے۔[51]

ii. علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا۔[52]

20. **حدیث نمبر۲۱۲۱:**

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ،أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا،وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:«إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ،وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ،وَالوَلَدُ لِلْفِرَاشِ،---------------- حَسَنٌ صَحِيحٌ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ،عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَوَثَّقَهُ وَقَالَ: إِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ، ثُمَّ رَوَى ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

مؤقف دیگر ائمہ

i. مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ حدیث مختصراً بیان ہوئی ہے۔اس کے محقق سعد بن ناصر نے اس سند کو حکماً اس کو منقطع

ii. قرار دیا اور شہر بن حوشب کو مدلس۔[53]

iii. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ اور سند کو شہر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف کہا۔[54]

iv. سنن ترمذی میں منقول سند کو علامہ البانی نے صحیح کہا۔[55]

v. حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو حسن قرار دیا۔[56]

21. **حدیث نمبر۲۵۴۸:**

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،عَنْ أَبِيهِ،قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ المجَوِّدِثَلَاثًا،----------------- عَبْدِ اللَّهِ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا،عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ،وقَالَ:لِخَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَنَاكِيرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. السندی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔[57]

ii. مسند ابی یعلی کے محقق سعید بن محمد السناری نے حدیث کو منکر قرار دیا۔[58]

iii. علامہ بغوی نے ضعیف منکر قرار دیا۔[59]

22. **حدیث نمبر ۲۶۶۲:**

عَنْ المغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الكَاذِبِينَ»---------قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الحَدِيثِ»

سؤال:

سَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ:«مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الكَاذِبِينَ»قُلْتُ لَهُ:مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهُ خَطَأٌ أَيُخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ؟أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا فَأَسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ إِسْنَادَهُ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الحَدِيثِ؟فقَالَ:«لَا، إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يُعْرَفُ لِذَلِكَ الحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهِ فَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الحَدِيثِ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. سعد بن ناصر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[60]

ii. شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا۔[61]

iii. مسند میں مذکور حدیث کو شعیب الارنؤوط نے صحیح قرار دیتے ہوئے کہا: أن فيه شيخاً آخر لأحمد هو عبد الرحمن وهو ابنُ مهدي، ولم يذكر فيه شعبة. حبيب: هو ابن أبي ثابت[62]

23. **حدیث نمبر ۳۰۹۴:**

عَنْ ثَوْبَانَ،قَالَ:لَمَّا نَزَلَتْ{وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ}[التوبة: 34]قَالَ:كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ المَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ؟ فَقَالَ: ----------اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ،فَقُلْتُ لَهُ:سَالِمُ بْنُ أَبِي الجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ؟فَقَالَ:«لَا»،فَقُلْتُ لَهُ:مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟فَقَالَ:«سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اسے حسن لغیرہ کہتے ہوئے لکھا: حسن لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الصحيح، لكن سالم ابن أبي الجعد لم يسمع من ثوبان فيما قاله غير واحد من أهل العلم[63]

ii. علامہ ناصر الدین البانی نے صحیح لغیرہ قرار دیا۔[64]

iii. امام بخاری نے جن سے یہ حدیث سنی وہ سند نہیں ملتی۔

24. **حدیث نمبر ۳۲۷۵:**

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«إِدْبَارُ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الفَجْرِ،وَإِدْبَارُ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ المغْرِبِ»
------------------- رِشْدِينُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَآهُ»

سوال:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،عَنْ هَذَا؟فَقَالَ:«مَا أَقْرَبُهُمَا عِنْدِي،وَرِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي».

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا۔[65]
ii. امام حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا۔[66]

➢ **روایت کی صحت سے متعلق سوالات**

1. **حدیث نمبر۹۷:**

عَنْ المغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الخُفِّ وَأَسْفَلَهُ»،:" .... يُذْكَرْ فِيهِ المغِيرَةُ "

سوال:

وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ،وَمُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَا:"لَيْسَ بِصَحِيحٍ،لِأَنَّ ابْنَ المبَارَكِ رَوَى هَذَا عَنْ ثَوْرٍ،عَنْ رَجَاءٍ،قَالَ:حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ المغِيرَةِ،مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ المغِيرَةُ"

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا اور کہا: إسناده ضعيف،الوليد بن مسلم–وهو الدمشقي– يدلس تدليس التسوية، وقد عنعنه، ثم إن بين ثور بن يزيد وبين رجاء بن حيوة انقطاعًا[67]
ii. علامہ البانی نے بھی ضعیف قرار دیا۔[68]
iii. امام بغوی نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا۔[69]

2. **حدیث نمبر۱۲۸:**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ..........عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ،فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ،فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً،فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا،فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ؟قَالَ:«أَنْعَتُ لَكِ الكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ»قَالَتْ:هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ،قَالَ:«فَتَلَجَّمِي»قَالَتْ:هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ،قَالَ:«فَاتَّخِذِي ثَوْبًا» قَالَتْ:هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ،إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا،فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ:أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ،فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ"فَقَالَ...........وَإِسْحَاقَ، وَأَبِي عُبَيْدٍ

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

موقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس کی ضعیف قرار دیا اور کہا: إسناده ضعيف لضعف عبد الله بن محمّد بن عقيل[70]

ii. علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا۔[71]

3. **حدیث نمبر ۴۵۹:**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:«كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ،لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ،فَإِذَاأَذَّنَالمؤَذِّنُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ»........وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ»

سوال:

وَسَأَلْتُ أَبَا مُصْعَبٍ المدِينِيَّ،عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُوتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ؟قَالَ:«يُصَلِّي مَثْنَى مَثْنَى، وَيُسَلِّمُ،وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ»

موقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا۔[72]

ii. امام بغوی نے اسے صحیح قرار دیا۔[73]

4. **حدیث نمبر ۶۸۳:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ،وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» .... أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ»

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ،عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ:حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ،عَنْ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ» فَذَكَرَ الحَدِيثَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: «وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ»

موقف دیگر ائمہ

i. امام بخاری نے جو الفاظ حدیث بیان کیے وہ سنن ترمذی میں ہی امام بخاری کی مذکورہ سند کے ساتھ منقول ہے۔ جسے علامہ البانی نے صحیح قرار دیا۔[74]

ii. مذکورہ بالا حدیث کی سند کو شعیب الارنؤوط نے شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا۔[75]

5. **حدیث نمبر ۷۵۸:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺقَالَ:«مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ،وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ القَدْرِ» .... قِبَلِ حِفْظِهِ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الوَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المسَيِّبِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا شَيْءٌ مِنْ هَذَا «وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ»

موقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے مسعود اور ان کے شیخ نھاس کے ضعف کی وجہ ضعیف قرار دیا۔[76]
ii. علامہ البانی نے اس کے الفاظ میں اختلاف کی وجہ سے ضعیف قرار دیا۔[77]

6. **حدیث نمبر۸۰۲:**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«الفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ،وَالأَضْحَى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ» ....هَذَا الوَجْهِ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا:قُلْتُ لَهُ:مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ؟ قَالَ:«نَعَمْ، يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ،سَمِعْتُ عَائِشَةَ»:«هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[78]
ii. یوسف بن الدخیل نے کہا کہ معمر کی سند کے بارے میں اختلاف ہے۔[79]

7. **حدیث نمبر۸۱۵:**

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ، حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ، وَمَعَهَا عُمْرَةٌ، فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً»...............مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،وَرَأَيْتُهُ لَمْ يَعُدَّ هَذَا الحَدِيثَ مَحْفُوظًا "،وقَالَ: إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[80]
ii. مصطفی اعظمی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔[81]

8. **حدیث نمبر۱۰۱۰:**

عَنْ أَنَسٍ،«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،وَأَبَا بَكْرٍ،وَعُمَرَ،وَعُثْمَانَ،كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الجَنَازَةِ» ....هَذَا أَصَحُّ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،فَقَالَ:هَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الجَنَازَةِ».قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الجَنَازَةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: «هَذَا أَصَحُّ»

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔[82]
ii. حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو حسن قرار دیا۔[83]

9. **حدیث نمبر ۱۰۱۶:**

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ،فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ:«لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا،لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ العَافِيَةُ،حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا» .... عَنْ جَابِرٍ أَصَحُّ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،فَقَالَ: «حَدِيثُ اللَّيْثِ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرٍ أَصَحُّ

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے حسن لغیرہ قرار دیا اور کہا کہ اسامہ بن زید کے علاوہ تمام راوی ثقہ ہیں۔[84]

ii. حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو حسن قرار دیا۔[85]

10. **حدیث نمبر ۱۱۵۰:**

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«لَا تُحَرِّمُ المصَّةُ وَلَا المصَّتَانِ»....... وَغَيْرِهِمْ "

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا،فَقَالَ:«الصَّحِيحُ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ،عَنْ عَائِشَةَ، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ،عَنِ الزُّبَيْرِ،وَإِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ»وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ "

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کی سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔[86]

ii. یہ روایت صحیح مسلم میں بھی منقول ہے۔[87]

11. **حدیث نمبر ۱۱۷۸:**

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَيُّوبَ:هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الحَسَنَ؟،فَقَالَ:لَا،إِلَّا الحَسَنَ،ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ،مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ،عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ-------------- فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا، وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ، وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا

مؤقف دیگر ائمہ

i. امام حاکم نے اس حدیث کو غریب صحیح اور علامہ ذہبی نے بھی صحیح غریب کہا ہے۔[88]

ii. یوسف بن الدخیل کا کہنا ہے کہ "أمرك بيدك" کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔[89]

12. **حدیث نمبر ۱۳۶۶:**

وَلَهُ نَفَقَتُهُ»------------------نَحْوَهُ

سؤال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،فَقَالَ:هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ،وَقَالَ:لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ،إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ،حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ البَصْرِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الأَصَمِّ،عَنْ عَطَاءٍ،عَنْ رَافِعِ

بْنِ خَدِيجٍ،عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

مؤقف دیگر ائمہ

i. سعد بن ناصر نے اسے منقطع کہا کہ عطاء نے رافع سے روایت نہیں کیا۔[90]

ii. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح اور اس کی سند کو شریک کے ضعف کی وجہ سے ضعیف قرار دیا۔[91]

13. **حدیث نمبر ۱۵۳۲:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:"مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَقَالَ:إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ -------------- خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ "

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا۔[92]

ii. علامہ البانی نے بھی صحیح کہا۔[93]

14. **حدیث نمبر ۱۵۷۹:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:«إِنَّ المَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ»،يَعْنِي:تُجِيرُ عَلَى ---------- مُقَارِبُ الحَدِيثِ

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا،فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَالوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مُقَارِبُ الحَدِيثِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔[94]

15. **حدیث نمبر ۱۶۴۰:**

عَنْ أَنَسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:"القَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ،فَقَالَ جِبْرِيلُ:إِلَّا الدَّيْنَ" فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:«إِلَّا الدَّيْنَ»:--------- يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا الشَّهِيدُ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ،فَلَمْ يَعْرِفْهُ،وقَالَ:أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ،عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا الشَّهِيدُ

مؤقف دیگر ائمہ

i. اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔[95]

ii. الفاظ کر فرق کے ساتھ امام بخاری کے بتائی ہوئی سند اور حدیث مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح بخاری اور سنن ترمذی میں منقول ہے۔[96]

16. **حدیث نمبر ۱۶۷۷:**

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ:«عَبَّأَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا»:-------------- ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ؟ فَلَمْ يَعْرِفْهُ،وقَالَ:مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ، ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اسے ضعیف الاسناد قرار دیا۔[97]

ii. یہ روایت امام ترمذی کے علاوہ کسی کے ہاں نہیں ملتی۔[98]

17. **حدیث نمبر ۲۷۳۰:**

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الأَخْذُ بِاليَدِ». ----------الأَخْذُ بِاليَدِ»

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ،عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوظًا،وقَالَ:إِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي حَدِيثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ،عَنْ خَيْثَمَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ-

مؤقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔[99]

ii. علامہ حاتم نے اس حدیث کو باطل قرار دیا۔[100]

18. **حدیث نمبر ۲۸۱۱:**

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى القَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ القَمَرِ»-------- وَأَبِي جُحَيْفَةَ

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا،قُلْتُ لَهُ:حَدِيثُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ أَصَحُّ أَمْ حَدِيثُهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ؟ فَرَأَى كِلَا الحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا"وَفِي البَابِ عَنْ البَرَاءِ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ

موقف دیگر ائمہ

i. حسین سلیم اسد نے اشعث کے ضعف کی وجہ سے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔[101]

ii. امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا۔[102]

19. **حدیث نمبر ۲۹۵۳:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، غَيْرُ تَمَامٍ---------- عَنِ العَلَاءِ "

سوال:

سَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: كِلَا الحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ العَلَاءِ

موقف دیگر ائمہ

i. سعد بن ناصر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[103]

ii. شعیب الارنؤوط نے اس کی سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا۔[104]

iii. یہ حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے۔[105]

20. **حدیث نمبر ۳۲۳۵:**

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ،فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا:«عَلَى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ» ----------سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

سوال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ». هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ.

موقف دیگر ائمہ

i. علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔[106]

ii. اس حدیث میں عبد الرحمن بن عائش کی وجہ سے اختلاف ہے۔عبد الرحمن بن عائش سے اس حدیث کو دو اسناد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ایک درج بالا سندِ حدیث اور دوسری سند میں عبد الرحمن بن عائش کے بعد بغیر کسی واسطہ کے "سمعت النبی" ہے۔امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ موخر الذکر سند کے ساتھ روایت "غیر محفوظ" ہے جبکہ قبل الذکر سند کے اصح ہے۔دیگر ائمہ بھی امام بخاری کے ساتھ متفق نظر آتے ہیں۔ان ائمہ میں امام ترمذی، امام حاکم، امام مزی، ابن خزیمہ، ابن مندہ، دارمی اور بیہقی وغیر ھم شامل ہیں۔[107]

➢ **اسماء الرجال سے متعلق سوالات**

1. **حدیث نمبر ۱۲۶، ۱۲۷:**

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي اليَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي المسْتَحَاضَةِ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي»............ بِغُسْلٍ أَجْزَأَهَا»

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقُلْتُ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، جَدُّ عَدِيٍّ، مَا اسْمُهُ؟ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهُ، وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ: أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ، فَلَمْ يَعْبَأْ بِهِ

مؤقف دیگر ائمہ

i. امام یحیی بن معین کے بقول عدی کے دادا کا نام دینار ہے۔[108]

ii. ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں کہ ان کا نام "عمرو بن اخطب" ہے۔ اور ابو نعیم نے "الصحابہ" میں "قیس الخطمی" کہا ہے۔[109]

iii. ابن حبان کے بقول "عبید بن عازب" ہے۔[110]

iv. طبری، کلبی، مبرد، ابن حزم و غیر ھم نے "قیس بن الخطم" کہا ہے۔ جبکہ ابن حجر نے اس کو رد کیا ہے۔[111]

2. **حدیث نمبر ۵۰۰:**

عَنْ أَبِي الجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ الجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ»......... مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو»

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا: عَنْ اسْمِ أَبِي الجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَهُ، وَقَالَ: «لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا هَذَا الحَدِيثَ»: «وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو»

مؤقف دیگر ائمہ

i. ابو الجعد الضمری کے نام میں اختلاف ہے۔ امام بخاری، امام مسلم، امام طبرانی کے ہاں اس کا نام معلوم نہیں، یہ اپنی کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہے۔

ii. دیگر ائمہ نے ابو الجعد کا نام ذکر کیا ہے مگر وہ اس میں مختلف فیہ ہیں۔ حافظ عراقی، دولابی، عبد اللہ بن عبد الرحیم، ابو احمد الحاکم، خلیفۃ، کرابیسی و غیر ھم نے "عمرو بن بکر" بیان کیا ہے۔[112]

3. **حدیث نمبر ۵۸۶:**

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ»........... وَاسْمُهُ هِلَالٌ "

سوال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ: عَنْ أَبِي ظِلَالٍ؟ فَقَالَ: هُوَ مُقَارِبُ الحَدِيثِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاسْمُهُ هِلَالٌ

مؤقف دیگر ائمہ

i. ابو ظلال کا نام "ھلال" ہے۔ اس بات میں کسی بھی محدث نے امام بخاری سے اختلاف نہیں کیا۔[113]

ii. امام بخاری نے ابو ظلال کو "مقارب الحدیث" قرار دیا ہے جبکہ امام ابن حبان نے اس کو "مجروحین" میں ذکر کیا اور کہا: "شیخ مغفل لا یجوز الاحتجاج به بحال, یروی من انس ما لیس من حدیثه"[114]

iii. ابن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔[115]

iv. ابن حجر کہتے ہیں: "وهو ضعيف عند الجميع, الا ان البخارى قال: انه مقارب الحديث"[116]

4. **حدیث نمبر ۲۵۲۰:**

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ، وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الجَنَّةَ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا اليَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ، ------------- أَبِي بِشْرٍ»

سؤال:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ وَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَ أَبِي بِشْرٍ

مؤقف دیگر ائمہ

i. ابو بشر کے بارے دیگر محدثین بھی امام بخاری کے ساتھ متفق ہیں۔ ابو بشر مجهول راوی ہے جیسا کہ ابن حجر نے بھی کہا ہے۔[117]

5. **حدیث نمبر ۲۷۴۸:**

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ قَالَ: «العُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالحَيْضُ وَالقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ» ------------- اسْمُهُ: دِينَارٌ "

سؤال:

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ: مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ؟ قَالَ: «لَا أَدْرِي»، وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ: "اسْمُهُ: دِينَارٌ "

مؤقف دیگر ائمہ

i. اس نام سے متعلق روایات سابقہ حدیث نمبر ۱۲۷ میں ذکر کی گئی ہیں۔

خلاصہ بحث

اس مقالے میں سنن ترمذی میں موجود امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے سوالات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ حدیث کے علم میں سوالات کی اہمیت اور ان کی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس مقالے میں ترمذی کے سوالات اور ان کے جوابات کی نوعیت، حدیث کی صحت، راویوں کے نام، اور فقہی مسائل پر سوالات کے حوالے سے تفصیل دی گئی ہے۔ اس مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترمذی کے سوالات نے حدیث کی تحقیق و تفتیش کے عمل کو کس حد تک متاثر کیا۔ اس مضمون میں دیگر محدثین کے نظریات کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ جامع اور مستند تجزیہ پیش کیا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 ۔وحید الزمان قاسمی کیرانوی، مولانا، القاموس الوحید،لاہور:ادارہ اسلامیات،۲۰۰۱ء، باب السین، ص۷۴۵

2 ۔ابو بکر البرقانی،سؤالات ابی بکرالبرقانی للدارقطنی،تحقیق: مجدی السید ابراهیم، القاهرة:مکتبة القرآن للطبع والنشر والتوزیع،س-ن، مقدمہ، ص۷

3 - القشیری، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح،تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی،دار احیاء التراث العربی،س-ن، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ ،رقم الحدیث:۳۳۷(۱۹۸)

4 ۔ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ، المصنف، محقق: سعد بن ناصر الشثری، الریاض: دار کنوز اشبیلیا للنشر و التوزیع،۱۴۳۶ھ،کتاب الطهارة، ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء،رقم الحدیث:۲،۲/۵

5 ۔احمد بن حنبل ، مسند احمد، محقق: شعیب الارنؤط ،بیروت: مؤسسة الرسالة،۱۴۲۱ھ،حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،رقم الحدیث:۱۹۳۳۱،۳۲/۸۰

6 ۔ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی،سنن ابن ماجہ،تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی،دار احیاء الکتب العربیة، س-ن، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ،رقم الحدیث:۲۹۶،۱/۱۰۸/ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد،محقق: شعیب الارنووط،بیروت: دارالرسالة العالمیة،۱۴۳۰ھ، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ،رقم الحدیث:۴

7 ۔ابو یعلی احمدبن علی، مسند ابی یعلی، محقق: سلیم حسین اسد،دمشق: دارالمامون للتراث،۱۴۰۴ھ،بَقِيَّةُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ،رقم الحدیث:۷۲۱۸، ۱۳/۱۸۰

8 ۔ابو احمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، بیروت: الکتب العلمیة،۱۴۱۸ھ،نجيح أبو معشر المديني السندي مولى بني هاش،رقم الحدیث: ۱۹۸۴،۸/۳۲۱

9 ۔مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب الطهارة،من كان لا يستنجي بالماء ويجتزئ بالحجارة، رقم الحدیث:۱۶۵۹،۲/۳۳۱

10 ۔مسند احمد،مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ،رقم الحدیث:۳۶۸۵،۶/۲۱۰

11 ۔مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب الصلوات، ما ذكروا في آمين ومن كان يقولها،رقم الحدیث:۸۱۷۳،۵/۲۲۱

12 ۔مسند احمد،حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،رقم الحدیث:۱۸۸۵۴،۳۱/۱۴۶،رقم الحدیث:۱۸۸۷۳،۳۱/۱۶۶

13 ۔محمد ناصرالدین البانی، ضعیف سنن النسائی،بیروت: المکتب الاسلامی،۱۴۱۱ھ، کِتَابُ الافتِتَاح، باب القراءة في الصبح بالروم،رقم الحدیث:۴۰، ص۳۱

14 ۔مسند احمد،مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،رقم الحدیث:۱۹۹،۱/۳۲۸

15 ۔سنن ترمذی،أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاغْتِسَالِ يَوْمَ الجُمُعَةِ،رقم الحدیث:۴۹۴،۲/۳۶۶

16 ۔ابو عمر بن عبدالبر ، التمهید، محقق: بشار عواد،لندن:مؤسسة الفرقان للتراث الاسلامی،۱۴۳۹ھ،ابنُ شِهاب، عن سالم بن عبدِ الله بن عُمر تسعةُ أحاديثَ،۶/۴۹۷

17 ۔مسند احمد،مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ، حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،رقم الحدیث:۱۸۵۸۳،۳۰/۵۴۶

18 ۔سنن ابی داود،تَفْرِيعِ صَلَاةِ السَّفَرِ، بَابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ،رقم الحدیث:۱۲۲۲،۲/۸

19 ۔ابن اثیر،ابوالسعادة المبارک محمد بن محمد عبدالکریم، جامع الاصول،محقق: عبدالقادر الارنؤوط،مکتبة دارالبیان،۱۳۹۰ھ،الكتاب الأول: في الصلاة، القسم الأول: في الفرائض وأحكامها، وما يتعلق بها، الباب الأول: في الصلاة وأحكامها، وفيه سبعة فصول، الفصل الثالث: في صلاة النوافل في السفر، رقم الحدیث:۴۰۴۹،۵/۷۳۰

20 ۔ابن حجر عسقلانی،تهذیب التهذیب،الهند:مطبعة دائرة المعارف النظامیة،۱۳۲۶ھ،حرف الباء، من كنيته أبو بسرة،رقم الحدیث:۱۰۱،۱۲/۲۰

21 ۔مسند احمد،مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ، حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،رقم الحدیث:۱۸۱۲۶،۳۰/۵۰

22 ۔سنن ترمذی،باب،۴/۵۲۵

23 ۔ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری،المستدرک علی الصحیحین،محقق: مصطفى عبدالقادر عطا،بیروت: دارالکتب العلمیۃ،۱۴۱۱ھ،كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ،رقم الحدیث:۸۳۰۲

24 ۔مسند احمد،مُسْنَدُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ، مُسْنَدُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ،رقم الحدیث:۴۱۱،۲/۱۱۸

25 ۔سنن ابوداؤد،كِتَاب الزَّكَاةِ، بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ،رقم الحدیث:۱۵۷۳،۲/۱۰۱

26 ۔محی السنہ،مسعود بن محمد البغوی، شرح السنۃ،بیروت: المکتب الاسلامی،۱۴۰۳ھ،كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ وَالْحُلِيِّ،رقم الحدیث:۱۵۸۲،۶/۴۷

27 ۔مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب الحج، في ثواب الطواف،رقم الحدیث:۱۳۰۸۹،۷/۴۰۴

28 ۔سنن ترمذی،أَبْوَابُ الحَجِّ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ العَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ لِمَنْ يَطُوفُ،رقم الحدیث:۸۶۹،۳/۲۱۰

29 ۔ایضاً،أَبْوَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الموْتِ،۳/۳۰۰

30 ۔ابن رجب حنبلی، لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوضائف،محقق: عامر بن علی یاسین،الریاض: دار بن خزیمۃ للنشر والتوزیع،۱۴۲۸ھ،وظائف شهر ربيع الأول، المجلس الثالث في ذكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم،ص۲۶۰

31 ۔مسند احمد،الْمُلْحَقُ الْمُسْتَدْرَكُ مِنْ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ الْقُرَشِيِّ،رقم الحدیث:۹۱،۳۹/۵۳۴

32 ۔ایضاً

33 ۔سنن ترمذی،أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ البَتَّةَ،۳/۴۷۲

34 ۔ابو محمد عبداللہ عبدالصمد دارمی،مسند دارمی،محقق: حسین سلیم اسد،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ :دارالمغنی للنشر والتوزیع،۱۴۱۲ھ،وَمِنْ كِتَابِ السِّيَرِ، بَابٌ: فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ،رقم الحدیث:۲۵۳۲،۳/۱۶۱۷

35 ۔سنن ابی داؤد،کتاب الجهاد، باب في عقوبة الغالّ،رقم الحدیث:۲۷۱۳،۴/۳۴۷،/ سنن ترمذی،أَبْوَابُ الْحُدُودِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ،۴/۶۱

36 ۔مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب السير، الغدر في الأمان،رقم الحدیث:۳۵۶۵۲۱،۱۸/۴۵۸

37 ۔سعید بن منصور ، سنن سعید بن منصور،محقق: دکتور سعد بن عبداللہ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: دارالالوکۃ للنشر والتوزیع،۱۴۳۳ھ، تَفسيرُ سُورةِ المُمْتَحَنَةِ ،رقم الحدیث:۲۲۱۲،مسند احمد،مُسْنَدُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، حَدِيثُ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ،رقم الحدیث:۲۷۰۰۶

38 ۔سنن سعید بن منصور، تَفسيرُ سُورةِ المُمْتَحَنَةِ ،رقم الحدیث:۲۲۱۲،۸/۷۷

39 ۔مسند احمد،رقم الحدیث:۲۷۰۰۶،۴۴/۵۵۶

40 ۔ایضا،مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،رقم الحدیث:۶۰،۱/۲۲۶

41 ۔ایضاً،رقم الحدیث:۷۹،۱/۲۴۱

42 ۔سنن ترمذی، أَبْوَابُ السِّيَرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم،رقم الحدیث۱۶۰۸،۴/۱۵۷

43 ۔سنن ابن ماجہ،أَبْوَابُ الْجِهَادِ، بَابُ الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ،رقم الحدیث:۲۸۱۸،۴/۹۳

44 ۔سنن ترمذی، أَبْوَابُ الجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَلْوِيَةِ،۴/۱۹۵

45 ۔مسند احمد،حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ،رقم الحدیث:۹۳۶۹،۱۵/۲۱۸

46 ۔ صحيح مسلم،كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ----،رقم الحدیث:۲۰۳۵

47 ۔سنن ترمذی،أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ،۳/۳۹۵

48 ۔محمد ناصر الدین البانی، صحیح الترغیب والترھیب،الریاض: المکتبۃ المعارف،۱۴۲۱ھ،كتاب الطعام وغيره، الترغيب في أكل الخل والزيت---،رقم الحدیث:۲۱۲۵،۲/۴۹۷

49 ۔مسند احمد،مُسْنَدُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَمِنْ أَخْبَارِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّا،رقم الحدیث:۲۵۷۱،۴/۳۴۶

[50]۔ **سنن ترمذی، اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ، بَابُ مَاذُکِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ**، ۴/۳۰۳

[51]۔ابو حاتم رازی،العلل،محقق:دکتور سعد بن عبداللہ،مطابع الحمیضی،۱۴۲۷ھ،عِلَلُ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ فِي الآدَابِ والطِّبِّ،**رقم الحدیث**:۲۱۹۷،۵/۵۸۹

[52]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي المُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ،۴/۳۸۰

[53]۔ **مصنف ابن ابی شیبہ**، کتاب الوصايا، ما جاء في الوصية (لوارث)،**رقم الحدیث**۳۲۷۴۹،۱۷/۱۷۱

[54]۔ **مسند احمد**،حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ،**رقم الحدیث**:۱۷۶۶۶،۲۹/۲۱۵

[55]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الْوَصَايَا، بَابُ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ،۴/۴۳۴

[56]۔ **مسند ابی یعلی**،مُسْنَدُ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ،**رقم الحدیث**:۱۵۰۸،۳/۷۸

[57]۔ **مسند احمد**،۱۷/۳۴۱

[58]۔حافظ احمد بن علی،مسند ابی یعلی،محقق: سعید بن محمد السناری، قاهرة: دارالحدیث،۱۴۳۴ھ،مسند عبد الله بن الله بن عمر،**رقم الحدیث**:۵۵۵۴،۷/۵۵۵

[59]۔محی السنة، مسعود بن محمد البغوی،مصابیح السنة،بیروت: دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع،۱۴۰۷ھ،کتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب صفة الجنة وأهلها،**رقم الحدیث**:۴۳۷۹،۳/۵۶۴

[60]۔ **مصنف ابن ابی شیبہ**،کتاب الأدب، ما ذكر (من) علامة النفاق،**رقم الحدیث**:۲۷۲۷۲،۱۴/۲۱۶

[61]۔ **سنن ابن ماجہ**،أَبْوَابُ السُّنَّة، بَابُ مَنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ،**رقم الحدیث**:۴۱،۱/۲۷

[62]۔ **مسند احمد**،حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،**رقم الحدیث**:۱۸۲۴۰،۳۰/۱۷۵

[63]۔ **مسند احمد**،وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ،**رقم الحدیث**:۲۲۳۹۲،۳۷/۷۶

[64]۔ **صحیح الترغیب والترہیب**،كِتابُ الذّكر، الترغيب في الإكثار من ذكر الله تعالى سراً وجهراً----،**رقم الحدیث**:۱۴۹۹،۲/۲۰۶

[65]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الطُّورِ،۵/۳۹۲

[66]۔ **مستدرک حاکم**،كِتَابُ الْوِتْرِ، فَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخٍ،**رقم الحدیث**:۱۱۹۸،۱/۴۶۵

[67]۔ **سنن ابن ماجہ**، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلِهِ،**رقم الحدیث**:۵۵۰،۱/۳۴۶

[68]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي المَسْحِ عَلَى الخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ،۱/۱۶۲

[69]۔ **شرح السنة**،كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ،۱/۴۶۳

[70]۔ **مسند احمد**،مُسْنَدِ الْقَبَائِلِ، حَدِيثُ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ،**رقم الحدیث**:۲۷۴۷۴،۴۵/۴۶۷،/ **سنن ابن ماجہ**،أبواب التيمم، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ----، **رقم الحدیث**:۶۲۲،۱/۳۹۲

[71]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي المسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ---،۱/۲۲۱

[72]۔ **مسند احمد**،مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ،**رقم الحدیث**:۲۵۹۳۶،۴۳/۹۹

[73]۔ **شرح السنة**، أَبْوَابُ النَّوَافِلِ ، بَابُ الْوِتْرِ بِثَلاثٍ وَبِخَمْسٍ وَسَبْعٍ أَوْ أَكْثَرَ،**رقم الحدیث**:۹۶۰،۴/۷۸

[74]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ،**رقم الحدیث**:۶۸۲،۳/۵۷

[75]۔ **مسند احمد**،حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،**رقم الحدیث**:۷۲۸۰،۱۲/۲۲۵

[76]۔ **سنن ابن ماجہ**،أَبْوَابُ الصِّيَامِ، بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ،**رقم الحدیث**:۱۷۲۸،۲/۶۲۱

[77]۔ **سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي العَمَلِ فِي أَيَّامِ العَشْرِ،۳/۱۲۲

[78]۔ **سنن ترمذی**،بَابُ مَا جَاءَ فِي الفِطْرِ وَالأَضْحَى مَتَى يَكُونُ،۳/۱۵۶

79 ۔یوسف بن محمد الدخیل،سؤالات الترمذی للبخاری،المملکة العربية السعودية:عمادة البحث العلمی بالجامعة الاسلامية،۱۴۲۴ھ،الحدیث الخامس عشر،۲/۵۸۶

80 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الحَجِّ، بَابُ مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ،۳/۱۶۹

81 ۔ابو بکر محمد بن اسحاق خزیمۃ، صحیح ابن خزیمۃ،محقق:دکتور محمد مصطفی الاعظمی،بیروت: المکتب الاسلامی،س-ن،كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ حِجَجِ النَّبِيِّ،**رقم الحدیث:۳۰۵۶**،۴/۳۵۲

82 ۔**سنن ابن ماجہ**،أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ،**رقم الحدیث:۱۴۸۳**،۲/۴۵۸

83 ۔**مسند ابی یعلی**، مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،۵۴۶۴،۹/۳۵۴

84 ۔**مسند احمد**،حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،**رقم الحدیث:۱۲۳۰۰**،۱۹/۳۱۱

85 ۔**مسند ابی یعلی**،مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،**رقم الحدیث:۳۵۶۸**،۶/۲۶۴

86 ۔**مسند احمد**،مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ،**رقم الحدیث:۲۴۰۲۶**،۴۰/۲۷

87 ۔ **صحیح مسلم**،كِتَابُ الرِّضَاعِ، بَابٌ: فِي الْمَصَّةِ، وَالْمَصَّتَانِ،**رقم الحدیث:۱۴۵۰**

88 ۔**مستدرک حاکم**،كِتَابُ الطَّلَاقِ،**رقم الحدیث:۲۸۲۴**،۲/۲۲۳

89 ۔**سؤالات الترمذی**، الحدیث العشرون،۲/۶۶۸

90 ۔**مصنف ابن ابی شیبہ**، كتاب البيوع والأقضية، الرجل يزرع في الأرض بغير إذن (أهلها)،**رقم الحدیث:۲۳۸۹۸**،۱۲/۳۶۴

91 ۔**مسند احمد**،حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ،**رقم الحدیث:۱۵۸۲۱**،۲۵/۱۳۸

92 ۔**مسند احمد**،مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،**رقم الحدیث:۸۰۸۸**،۱۳/۴۵۰

93 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْأَيْمَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِثْنَاءِ فِي اليَمِينِ،۴/۱۰۸

94 ۔**ایضاً**،أَبْوَابُ السِّيَرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ العَبْدِ وَالمَرْأَةِ،۴/۱۴۱

95 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ فَضَائِلِ الجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ،۴/۱۷۵

96 ۔**مصنف ابن ابی شیبہ**،كتاب الجهاد، ما ذكر في فضل الجهاد والحث (عليه)،**رقم الحدیث:۲۰۴۲۶**/محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری،دمشق: دار ابن کثیر،۱۴۱۴ھ،كتاب الجهاد والسير، باب: الحور العين۔۔۔،**رقم الحدیث:۲۶۴۲**/**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ،**رقم الحدیث:۱۶۴۳**

97 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الْجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ القِتَالِ،۴/۱۹۴

98 ۔**سؤالات الترمذی**،الحدیث الرابع والعشرون،۲/۶۳۷

99 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ الْعِلْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي المصَافَحَةِ،۵/۷۵

100 ۔**العلل**،عِلَلُ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ فِي الآدَابِ والطِّبِّ،**رقم الحدیث:۲۴۳۳**،۶/۱۸۳

101 ۔**مسند دارمی**، **مقدمہ**، بَابٌ فِي حُسْنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم،**رقم الحدیث:۵۸**،۱/۲۰۲

102 ۔**مستدرک حاکم**،كِتَابُ اللِّبَاسِ، أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ،**رقم الحدیث:۷۳۸۳**،۴/۲۰۶

103 ۔**مصنف ابن ابی شیبہ**،كتاب الصلوات، من قال: لا صلاة إلا بفاتحة الكتاب،**رقم الحدیث:۳۶۵۷**،۳/۲۹۵

104 ۔**مسند احمد**،مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،**رقم الحدیث:۷۰۴۶**،۱۳/۳۶۹،**رقم الحدیث:۹۸۹۸**،۱۶/۵

105 ۔ **صحیح مسلم**، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ،**رقم الحدیث:۳۹۵**

106 ۔**سنن ترمذی**،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ ص،۵/۳۶۸

107 ۔**سؤالات الترمذی**،۲/۸۸۹تا۸۹۱

108 ۔ابو الفضل احمد بن علی حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، السوریا: دارالرشید،۱۴۰۶ھ،۱/۲۳۷

[109]۔ابو الفضل احمد بن علی حجر عسقلانی، تھذیب التھذیب،الھند: مطبعة دائرة المعارف الاسلامی،۱۳۲۶ھ،۲/۲۰

[110]۔محمد بن حبان، الثقات، الھند: دائرة المعارف العثمانیة،۱۳۹۳ھ،۳/۲۶

[111]۔سوالات الترمذی،۱/۳۳۹

[112]۔سوالات الترمذی،۱/۴۱۶

[113]۔ایضاً،۱/۴۵۳

[114]۔محمد بن حبان، المجروحین،حلب: دار الوعی،۱۳۹۶ھ،۳/۸۵

[115]۔تقریب التھذیب،۲/۳۲۵

[116]۔احمد بن علی حجر عسقلانی، فتح الباری، بیروت: دارالمعرفة،۱۳۷۹ھ،۱۰/۱۱۷

[117]۔عبدالرحمن مبارکپوری،تحفة الاحوزی،بیروت: بیت الافکار الدولیة،س-ن،ص۱۹۴۸